بیان :2 بیان کرنے سے پہلےاس بیان کو کم از کم تین بار پڑھ لیں

اَلْحَمْـدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّـلٰوۃُ وَالسَّـلَامُ عَلٰی خَـــــــــــاتَمِ النَّبِیّٖنْ

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الـــــــرَّحْمٰنِ الـــــــرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْـکَ وَعَلٰی اٰلِـکَ وَاَصْـحٰبِکَ یَارَسُـــــــوْلَ اللہ یَـــــــاحَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْـکَ وَعَلٰی اٰلِـکَ وَاَصْـحٰبِکَ یَـــــــانَبِیَّ اللہ یَـــــــانُوْرَ اللہ

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرت شیخ حُسَیْن بن احمد کَوَّاز بِساطیرَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہفرماتے ہیں:میں نےاللہ پاک سے یہ دُعا کی کہ(یَااللہ!)میں خواب میں ابُو صالِح مُؤَذِّن کو دیکھنا چاہتا ہوں۔(چُنانچہ میری دُعا مقبول ہوئی اور) میں نے خواب میں اُنہیں اچھی حالت میں دیکھ کر پُوچھا:اے ابُو صالِح! مجھے اپنے یہاں کے حالات کی خبر دیجئے۔فرمایا:اے ابُو الحسَن! اگر میں نے سرکارِ مدینہ،قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ گرامی پر دُرُودِ پاک کی

کَثرت نہ کی ہوتی تو میں ہَلاک ہوگیا ہوتا۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننےسے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"مُسَلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[2]

لہٰذا اپنے حسبِ حال اچھی اچھی نیتیں فرما لیجئے! مثلاً: ★رضائے الٰہی کیلئے باادب بیٹھ کر توجہ کے ساتھ بیان سنوں گی۔★بیان سن کر اس پر عمل بھی کروں گی۔★ اجتماع کے بعد آگے بڑھ کراسلامی بہنوں سے سلام ومصافحہ کروں گی۔★ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی۔اِن شاءَ اللہ

نوٹ:نہ بیان ریکارڈکرنے کی اجازت ہے نہ ہی کسی قسم کی آواز۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کربلا کا پسِ منظر

---

1 ... سعادۃ الدارین، ص136

2 ... معجم کبیر، 6/185،حدیث:5942

سِن 60 ہجری میں صحابیِ رسول، کاتِبِ وحی حضرت سیّدنا امیرِ معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی وفات کے بعد یزید تخت نشین ہوگیا اور اس نے اپنی بیعت لینے کے لئے سلطنت کےاطراف میں مکتوب روانہ کئے،مدینۂ طیبہ کے عامل نے جب حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے یزید کی بیعت کرنے کا مطالبہ کیا تو آپ نے اس کے فِسق و ظلم کی بنا پر اس کوناا ہل قراردیا اور یہ جانتے ہوئے بھی بیعت سے انکارکردیا کہ یزید آپ کی جان کے درپے ہوجائے گا ، آپ کی دیانت اور تقویٰ نے اس بات کی اجازت نہیں دی کہ اپنی اور اپنے گھر والوں کی جان بچانے کی خاطر نااہل کے ہاتھ پر بیعت کرلیں اور مسلمانوں کی تباہی ، شرعی احکام کی خلاف ورزی اور اسلام کے نقصان کی پرواہ نہ کریں۔

دوسری طرف یزید یہ جانتا تھا کہ امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ہوتے ہوئے اسے اپنے ناپاک ارادوں کی تکمیل کا موقع میسّر نہیں آئے گا اس لئے اس نے جنگ مسلَّط کرکے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور آپ کے ساتھیوں کو میدانِ کربلا میں شہید کردیا۔[1]

---

[1]...ماہنامہ فیضان مدینہ،محرم الحرام ستمبر 2020

پیاری پیاری اسلامی بہنو ! جب امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اپنے نانا رحمتِ کونین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے شہر مدینۂ پاک سے کربلا کی جانب سفر کرنے لگے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے کیا جذبات تھے اور کس طرح آپ مدینۂ پاک سے کربلا کی جانب رخصت ہوئے آئیے سنتی ہیں :

روضۂ اطہر سے دردناک جدائی

حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے چار شعبان کی رات اپنے جدِکریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ منور کے قریب گزاری کہ چلتے وقت تو اپنے جدِکریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مقدس گودسے لپٹ لیں پھرخداجانے زندگی میں ایساوقت ملے یا نہ ملے ۔امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وہاں آرام فرماتے ہیں،اُس رات آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے دیکھا کہ حضورپرنور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ خواب میں تشریف لائے ہیں اور آپ کو سینے سے لگاکر فرما رہےہیں:میرے بیٹے حسین! وہ وقت قریب آتا جارہا ہے کہ جس میں تم پیاسے شہیدکئے جاؤ گے اور جنت میں شہیدوں کے بڑےدرجے ہیں۔یہ دیکھ کر آپ کی آنکھ کھل گئی ،اُٹھے

اور روضۂ مقدس کے سامنے رخصت ہونے کو حاضر ہوئے۔ (1)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! کہتے ہیں کہ کعبے پر پہلی نگاہ اور نبئ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ اَنور پر آخری نگاہ ڈالنا بڑا ہی مشکل ہے، ہم پاکستان میں رہتی ہیں اور مدینے سے محبت کرنے والیوں میں کئی اسلامی بہنیں ایسی بھی ہوتی ہیں جو کمیٹیاں (B.C)ڈال کر اور اپنے ذاتی اخراجات سے کچھ نہ کچھ رقم بچا کر رکھتی ہیں کہ عمرہ کروں گی، زیارتِ حرمین کے لئے جاؤں گی اور جب یہ سعادت ملتی ہے تو ایک ماہ سے بھی کم ایام کیلئے وہاں جاتی ہیں،پھر جب رخصت کا وقت آتا ہے تو واپس آنے کو جی نہیں چاہتا، دل کرتا ہے بس بچی ہوئی ساری زندگی مدینے میں گزرے، ہلکے پھلکے قدم مَن بھر کے محسوس ہوتےہیں، بڑے بوجھل قدموں سے وا پس پلٹ تو آتی ہیں مگر دل یادِ مدینہ میں بے قرار رہتا ہے، رہ رہ کے مدینۂ پاک کے دن اور رات یاد آتے ہیں، اداسیاں اپنے سائے تان لیتی ہے، افسردگی ہر ہر انگ سے عیاں(ظاہر) ہوتی ہے، اور یہ سب کیفیت

---

[1]... آئینہ قیامت ،ص26ملخصاً

اس لیے بن رہی ہوتی ہے کہ مدینۂ پاک میں کچھ دن گزارے ہوتے ہیں، حالانکہ مدینۂ پاک تو پہلے بھی دل و جان سے پیارا تھا لیکن اب وہاں سے رخصت ہونے کا دل نہیں کرتا، اگر رخصتی ہوجائے تو دل و دماغ پر بوجھ آجاتا ہے، غور کرنے کی بات ہے کہ ہم ایک ماہ مدینے جائیں تو واپس آنے کو جی نہیں چاہتا اور مدینے سے جدائی تکلیف دیتی ہے حالانکہ ہمیں تو امید ہوتی ہے کہ ہم پھر بلائی جائیں گی، دعائیں کر کے آ رہی ہوتی ہیں کہ جیسے اب حاضری ہوئی ہے بار بار حاضری ہو اور یہی امید اور آس دل کو تقویت(مضبوطی) دیتی ہے۔ لیکن ہم امامِ عالی مقام حضرتِ امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے دکھ، درد، رنج اور اَلَم کااندازہ لگائیں کہ وہ تو پیدا ہی مدینۂ پاک میں ہوئے تھے، ان کا پیارا پیا را بچپن بھی مدینے میں گزرا تھا، یہی وہ شہر ہے جہاں انہوں نے اپنے نانا جان،مصطفےٰ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مبارک کندھوں پر سواری کی تھی، یہی وہ شہر ہے جہاں ان کی پرورش ان کے نانا جان نے اپنے ہاتھوں سے فرمائی تھی، یہی وہ شہر ہے جہاں کے گلی کوچوں میں ان کے شب و روز بسر ہوئے تھے، یہی وہ شہر ہے جہاں امام عالی مقام کی

اپنے پیارے بھائی،والدۂ محترمہ اور دیگر عزیزوں دوستوں کے ساتھ سنہری یادیں وابستہ تھیں، یہی وہ شہر ہے جہاں ان کا بچپن، جوانی اور عمر مبارک کے کئی سال بسر ہوئے تھے، یہی وہ شہر ہے کہ جس میں ان کے خاندان والوں کے مزارات ہیں، یہی وہ شہر ہے جہاں ان کے برادرِ عزیز اور مشفق ومہربان والدہ سمیت پیارے نانا جان آرام فرما ہیں اور یہی وہ شہر ہے کہ جس کے فضائل ان کے نانا جان، رحمتِ دوجہان صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّم نے اپنی مبارک زبان سے ارشاد فرمائے ہیں، یہی وہ شہر ہے کہ جہاں ایمان کے ساتھ آنے والی موت گویا جنت کا ٹکٹ اور شفاعتِ رسول کی حق داری کا باعث ہے۔ ایسے میں شہرِ رسول کو چھوڑ کر جانا کتنا دشوار ہوگا؟ امامِ عالی مقام اور آپ کے گھرانے کیلئے یہ کتنا مشکل مرحلہ ہوگا جو اس آزمائشوں کے سفر کی ابتدا میں دَرپیش تھا۔

جانبِ کربلا سفر کی ابتدا

امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی نبئ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے روضۂ انور پر دنیاوی زندگی کی یہ آخری حاضری تھی، صلوٰۃ وسلام عرض کرنے کے بعد آپ سرجُھکا کر کھڑے

ہوگئے ہیں،غمِ فراق کلیجے میں چٹکیاں لے رہا ہے ،آنکھوں سے لگاتار آنسو جاری ہیں ،بے قراریوں نے محشربرپاکررکھا ہے ، دو قدم جاتے ہیں اورپھر پلٹ کر آجاتے ہیں۔اس حال میں شوق کی تمنا ہے کہ عمربھرنہ جائیں،مگر مجبوریوں کاتقاضا ہے دَم بھرنہ ٹھہرنے پائیں ۔ شعبان کی چوتھی رات کے تین پہرگزرچکے ہیں اورسونے والے سو رہے ہیں ،تمام شہر میں سناٹاہے ،نہ کسی کے بولنے کی آوازکان تک پہنچتی ہے ،نہ کسی چلنے والے کی آواز سنائی دیتی ہے،شہر بھرکے دروازے بند ہیں، ہاں خاندانِ نبوت کے مکانوں میں لوگ جاگ رہے ہیں اورسامانِ سفر درست کیا جارہا ہے،ضرورت کی چیزیں باہرنکالی گئی ہیں، سواریاں دروازوں پرتیارکھڑی ہیں، پردے کا انتظام ہوچکاہے ، اُدھرامام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بیٹے، بھائی،بھتیجے، گھروالے سوار ہو رہے ہیں اِدھر امام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مسجدِنبوی سے باہر تشریف لارہے ہیں اور آپ کے تشریف لاتے ہی یہ قافلہ روانہ ہو گیاہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1] ...آئینہ قیامت ،ص26ملخصاً

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ مدینے سے حضرت امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی روانگی کا دن بڑا ہی اَلمناک تھا۔ پوری دنیا کے مسلمان تو وطن چھوڑ کر،رشتہ داروں اور دوست احباب کو چھوڑ کر مدینۂ طیبہ حاضر ہونے کی تمنائیں کرتے ہیں ، دربارِ رسالت کی حاضری کا شوق اس قدر ہوتا ہے کہ دشوار گزار راستے اور تکلیفیں برداشت کرنے کیلئے تیار رہتے ہیں جبکہ نواسَۂ رسول جوارِ رسول (یعنی نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وسلَّم کے پڑوس) سے سفر کرنے پر مجبور ہیں۔یقیناً یہ تصور دل کوٹکڑے ٹکڑے کردیتا ہے، یقیناً امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نےدینِ متین کی سر بلندی اور دین کو بچانے کے لئے مشقتیں بھی برداشت کیں اور سفر کی تکلیفیں بھی جھیلیں ۔

مکہ کی طرف روانگی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نےدینِ متین کی سر بلندی اوردین کو بچانے کے لئے جان سے پیارا مدینہ چھوڑ کر مکہ کی طرف روانہ ہو رہے ہیں، راستے میں حضرت عبد اللہ بن مطیع رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے ملاقات ہوئی، انہوں نے عرض کی:کہاں کا قصد

فرمالیا؟ فرمایا:فی الحال مکہ کا ۔عرض کی:کوفے کا عزم نہ کیجئے گا وہ بڑابےڈھنگاشہر ہے، وہاں آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے والدِماجد رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ شہید ہوئے، آپ کے بھائی سے دغا کی گئی،آپ مکے کے سوا کہیں کا ارادہ نہ فرمائیں، اگر آپ شہید ہوجائیں گے تو خدا کی قسم! ہمارا ٹھکانا نہ رہے گا،ہم سب غلام بنالئے جائیں گے۔ بالآخر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مکہ پہنچ کر ساتویں ذی الحجہ تک امن و امان کےساتھ قیام فرمارہے۔(1)

کوفیوں کے ظلم و ستم

جب کوفے والوں کویہ معلوم ہوا کہ یزید پلید تخت پہ بیٹھ چکا ہے اور امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے بیعت طلب کررہا ہے اور امامِ عالی مقام مدینہ چھوڑ کرمکے تشریف لے گئے ہیں تویہ سب سلیمان بن صرد خزاعی کے مکان پرجمع ہوئے اور آپس میں مشورہ کر کے ایک خط لکھا کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں اورہمیں یزید کےظلم سے بچائیں ، انہوں نے تقریباً ڈیڑھ سو خطوط (Letters) لکھے،جب امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کےپاس یہ ڈیڑھ سو

[1]... الکامل فی التاریخ، 3/381ملخصاً

خطوط (Letters) جمع ہوگئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے تحریر فرمایا کہ میں اپنے قابلِ اعتماد چچازاد بھائی مسلم بن عقیل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کوبھیجتا ہوں، اگر یہ تمہارا معاملہ ٹھیک دیکھ کر اطلاع دیں گے تو ہم جلد تشریف لائیں گے۔ حضرت مسلم(بن عقیل) رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کوفہ پہنچے، اُدھرکوفیوں نے امام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ہاتھ پر بیعت کرنے اور آپ کی مدد کرنے کا وعدہ کیا بلکہ اٹھارہ ہزار لوگوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت بھی کرلی۔ دوسری طرف کوفیوں نے یزید پلید کو یہ خبر دی کہ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حضرت مسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کو کوفہ بھیجا ہے اور کوفہ کے حاکم حضرت نعمان بن بشیر ان کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کر رہے ہیں،اگر کوفہ کا بھلا چاہتے ہو تو اپنی طرح کا کوئی حاکم وہاں بھیجو۔اس نے عبد اللہ ابنِ زیاد کو (کوفے کا) حاکم بناکرروانہ کیا اورکہا کہ حضرت مسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کوشہید کردے یا کوفہ سے نکال دے۔ جب ابنِ زیاد بد نہاد کوفے پہنچا تو اس نے امام مسلم بن عقیل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے ساتھ اٹھارہ ہزارکی جماعت پائی، (اس نے مکاری سے کام لیتے ہوئے) امیروں کو دھمکانے پرمقررکیا،کسی کودھمکی دی اور کسی کولالچ سے توڑا

یہاں تک کہ تھوڑی دیر میں امام مسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کےساتھ صرف تیس آدمی رہ گئے،آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یہ دیکھ کر مسجد سے باہر نکلے کہ کہیں پناہ لیں۔ جب دروازہ سے باہرآئے تو ایک فرد بھی آ پ کے ساتھ نہ تھا ۔ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنْ بالآخر آ پ نے ایک گھر میں پناہ لی۔ ابنِ زیاد نے یہ خبر پاکرفوج بھیجی تو امام مسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تلوارلےکر اُٹھےاور ان سب کو مکان سےباہرنکال دیا،کچھ دیربعدپھر وہ لوگ جمع ہوکرآئے شیرِخدا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بھتیجے پھر اُٹھے اور آن کی آن میں ان شریروں کو پریشان کردیا،کئی بار ایساہی ہوا جب ان سب کا اکیلے مردِ خدا پرکچھ بس نہ چلاتو مجبور ہوکرچھتوں پرچڑھ گئےاور پتھراور آگ پھینکنے لگے۔ شیرِمظلوم کا تن ان ظالموں کے پتھروں سے لہولہان ہوگیا مگر پھر بھی آپ حملہ کرتے ہوئے باہر تشریف لائے اور راستے میں کھڑے یزیدیوں پر عذاب بن کر ٹوٹے ۔جب انہوں نے دیکھا کہ ایک اکیلا شخص کسی کے قابو نہیں آرہا تو ابنِ اشعث نے مکاری سے کام لیتے ہوئے کہاکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے لئے امان ہے نہ آپ کو قتل کیا جائےگا نہ کوئی گستاخی کی جائےگی۔

حضرت مسلم بن عقیل رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تھک کردیوارسے پیٹھ لگاکربیٹھ گئے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اندازہ لگائیں کہ اس مبارک خاندان نے کیسی کیسی آزمائشوں کا سامنا کیا،ان نامُرادوں نے مسلم بن عقیل کے ساتھ ظلم و ستم کی حد کردی،جب اس ایک ہستی سے مقابلہ نہ کر سکے تو چھتوں پر چڑھ کر پتھر مارنا شروع کر دئیے، ذرا تصور تو کیجئے! وہ کیسا دردناک و المناک منظر ہو گا جب اتنے سارے بندے مل کر صرف ایک بندے پر ظلم کر رہے ہوں، پتھروں سے اس کے نازک جسم کو لہولہان کر رہے ہوں اور وہ بھی کوئی عام ہستی نہیں بلکہ آلِ رسول ہوں، شیرِخدا کے بھتیجے اور امام حسین کے چچازاد بھائی ہوں ،یہ تصور کرتے ہی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں لیکن ان بد بختوں نے تو ایسے ظلم ڈھائے کہ بڑے بڑے ظالم بھی شرما جائیں، ابھی ظلم کی یہ داستان ختم نہیں ہوئی اس سے آگے

---

[1]...آئینہ قیامت ،ص30-32ملخصاً

انہوں نے جو مکرو فریب کئے الامان والحفیظ آئیے! آگے سنتی ہیں:

کوفیوں کے مکرو فریب

جب ابنِ اشعث نے مکاری سے کام لیتے ہوئے کہا تھا کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے لئے امان ہے نہ آپ کو قتل کیا جائےگا نہ کوئی گستاخی کی جائےگی تو امام مسلم مظلوم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ تھک کردیوارسے پیٹھ لگاکربیٹھ گئے۔ اب خچرسواری کے لئے حاضر ہوا، اس پرسوار کئے گئے،ایک نے امام مسلم کے ہاتھ سے تلوارلے لی ،**آپ نے فرمایا:یہ پہلا مکر ہے۔** ابنِ اشعث نے کہا: آپ پریشان نہ ہوں ۔آپ نے فرمایا:وہ امان کدھر گئی پھرآپ رونے لگے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اندازہ لگائیں کہ ان بدبختوں نے کتنی چالاکی کے ساتھ امام مسلم کے ساتھ ایک گھناؤنی چال چلی،تلوار بھی لے لی یہاں تک کہ آپ یہ سب دیکھ کر بےقابو ہوگئے اور آنکھوں سے اشک رواں ہوگئے لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ اتنا بہادر بندہ جو کسی کے قابو میں نہیں آ رہا تھا مجبوراً ان لوگوں نے مکاری کے ساتھ آپ کو قابو میں

کیا تو آخر کار کیا وجہ تھی کہ آپ رو رہے تھے آئیے!
انہی کی زبانی سنتی ہیں:

امام مسلم کیوں روئے!

ان بدبختوں کی مکاری کو دیکھ کر امام مسلم رونے لگے تو ایک شخص بولا:تم جیسا بہادر اور روئے! فرمایا:**اپنے لئے نہیں رو رہا ،میں توامام حسین اور آلِ حسین** رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُمۡ **کے لئے رورہا ہوں کہ وہ تمہارے اطمینان دلانے کی وجہ سے آرہے ہیں اور انہیں تمہارے مکر وفریب کا پتہ نہیں** ۔جب حضرت امام مسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کوابنِ زیاد کے پاس لایاگیا تو ابنِ اشعث کہنے لگا : میں انہیں امان دے چکا ہوں تو وہ مردود بولا: تو کون ہوتا ہے انہیں امان دینے والا ہم نے تجھے ان کو لانے کے لئے بھیجا تھا امان دینے کے لئے نہیں، یہ سن کر ابنِ اشعث چپ ہوگیا۔[1] ان بدبختوں کو ذرا رحم نہ آیا۔ ان ظالموں کو ذرا حیا نہ آئی۔ ان دنیا کے لالچیوں پر دُنیاوی عہدوں و مال و دولت کا بھوت سوار تھا۔ ان بدبختوں نے امام مسلم کو پانی تک نہ دیا اور طرح طرح کی دل آزار باتیں

---

[1]...آئینہ قیامت ،ص32ملخصاً

و طعنے کسنے لگے۔

امام مسلم کو پانی تک نہ دیا

امام مسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اس شدتِ محنت اور زخموں کی کثرت میں پیاسے تھے، ٹھنڈے پانی کا ایک گھڑا دیکھا تو فرمایا:مجھے اس میں سے پلا دو ۔ابنِ عمروباہلی بولا:دیکھتے ہو کیسا ٹھنڈا ہے! تمہیں اس میں سے ایک بوند بھی نہیں ملے گی یہاں تک کہ (معاذ اللہ) جہنم کا گرم پانی پیو۔امام مسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے فرمایا:اوسنگ دل!بد زبان ! جہنم کے پانی اور جہنم کی آگ کا تو تُو مستحق ہے پھرعمارہ بن عقبہ کو ترس آیا ،ٹھنڈاپانی منگا کرپیش کیا، امام رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے پینا چاہا تو پیالہ خون سے بھر گیا،تین بارایسا ہی ہوا، پھر فرمایا: خدا کو ہی منظورنہیں۔ابنِ زیاد بدنہاد کے سامنے گئے اور اسے سلام نہ کیا وہ بھڑک گیا اور کہنے لگا: تم ضرورقتل کئے جاؤ گے۔ امام مسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے فرمایا: مجھےوصیت کرلینے دو۔ اس نے اجازت دے دی۔امام مسلم مظلوم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے عمروبن سعدسے فرمایا: تو میرا رشتے دار ہے مجھے تجھ سے اکیلے میں ایک بات کرنی ہے۔اس سنگدل نے کہا: میں سننا نہیں چاہتا۔ابنِ

زیاد بولا سن لے کہ یہ تیرے چچا کی اولاد ہیں۔ وہ مان گیا پھر امام مسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اسے الگ لے گئے اور فرمایا:کوفہ میں میں نے سات سودرہم قرض لئےہیں،وہ اداکردینا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم امام مسلم پر کئے جانے والے ظلم وستم کی داستان سن رہی ہیں،یہاں ایک بات جو انتہائی قابلِ غور ہے کہ جان کَنی کا عالَم ہے، دشمن قتل کرنے کے درپے ہیں، بدن زخموں سے چور چور ہے لیکن اس سب کے باوجود آپ کو فکر ہےتو اس بات کی کہ میں نے جن جن لوگوں کے پیسے دینے ہیں ان کو قرض ادا کر دیا جائے، ان کو ان کی رقم لوٹا دی جائے یہ آپ کے جذبات ہیں اور ایک طرف ہم اپنے معاشرے پر غور کریں کہ ہمارے ہاں اس بارے میں کتنی کمی ہے، ہم معاشرے میں دیکھتی ہیں کہ کوئی اسلامی بہن قرض لیتی ہے اور قرض لینے کے بعد ادائیگی پر قدرت کے باوجود ادا نہیں کرتی اور بار بار چکر لگواتی رہتی ہے، ایک تو قرض دینے والی نے احسان کیا لیکن اسے احسان کا بدلہ یہ ملاکہ وہ اپنی

---

[1]...آئینہ قیامت ،ص32-33ملخصاً

چیز کو حاصل کرنے میں بےچین اور پریشان ہے،اس طرزِ عمل سے بچنا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ وہ اس پریشانی میں بد دعا دے دے کہ جس کی قبولیت میں شک نہیں، نبیٔ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا :

اللہ پاک مظلوم سے فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم !بیشک میں ضرور تیری مدد کروں گا اگرچہ کچھ دیر کے بعد۔[1]

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:مظلوم کی بددعا سے بچو اگرچہ وہ کافر ہی ہوکیونکہ اس کے سامنے کوئی حجاب نہیں ہوتا۔[2]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! خلاصۂ کلام یہ کہ جب قرض لیا جائے تو اچھے طریقے سے ادا کیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ قرض خواہ کو خوب تنگ کرنے کے بعد قرض واپس دیا جائے۔ قرض میں خوامخواہ کی تاخیرکرکے، بدنامی کا طوق گلے میں ڈال کے اور سہیلیوں پڑوسنوں کی ”تھو تھو“ کا نشانہ بن کے قرض واپس کیا بھی تو کیا کیا؟ اللہ کریم ہمیں عمل کی

1...ترمذی، 5/343،حدیث:3609

2...مسنداما م احمد، 4 /306،حدیث:12551

سعادت عطافرمائے۔آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

امام مسلم کی وصیتیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم سن رہی تھیں کہ حضرت امام مسلم نے اپنے آخری وقت میں بھی حقوق العباد کا خیال رکھا اور قرض سے واپسی کی وصیت فرمائی۔ اس سے ہمیں بھی درسِ عبرت لینا چاہیے اور قرض کی واپسی کو معمولی سمجھنے کی بجائے اس کی ادائیگی کی فکر کرنی چاہیے۔آئیے مزید سنتی ہیں:

امام مسلم رحمۃُ اللہِ علیہ نے عَمروبن سعدسے مزیدفرمایا: میرے قتل کے بعد میرا جنازہ ابنِ زیاد سے لیکر دفن کروادینا اور امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے پاس کسی کوبھیج کرمنع کروا دینا۔ابنِ سعد نےمنافقت کرتے ہوئے سب باتیں ابنِ زیادکو بتا دیں تو ابنِ زیاد بولا:کبھی خیانت کرنے والے کو بھی امانت سپردکی جاتی ہےیعنی انہوں نےتمہیں بات کو پوشیدہ رکھنےکا کہا اور تم نے ظاہر کردی، اپنے مال کاتو تجھےاختیار ہے جوچاہے کر بھلے اُن کا قرض ادا کر یا نہ کر یہ تیرا معاملہ ہے اور

ہاں! امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اگر ہمارا ارادہ نہیں کریں گے تو ہم بھی انہیں کچھ نہیں کہیں گے اور اگر انہوں نے کچھ کیا تو پھر ہم بھی باز نہیں آئیں گے،رہی مسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کےجنازے والی بات تو اس میں ہم تیری سفارش سننے والے نہیں ،پھر ایک ظالم جلاد کو حکم دیا، وہ آپ کو ایک طرف لے گیا، امام مسلم رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ برابرتسبیح واستغفارمیں مشغول تھےیہاں تک کہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کو شہیدکردیا گیا اور آپ کاسرمبارک یزیدکے پاس بھیج دیا گیا۔[1]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہ تھا حضرت امام مسلم بن عقیل رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ کا واقعہ۔ ان کا یہ واقعہ جرأت، عزیمت، دلیری ، دلاوری، صبر و استقامت، رضائے الٰہی پر صبر و شکر کی بے مثال داستان ہے۔ اے کاش کہ ان کے صدقے ہمیں بھی یہ سب چیزیں نصیب ہو جائیں۔آئیے! حضرت امامِ عالی مقام کے آزمائشوں بھرے سفر کے متعلق سنتی ہیں :

امامِ حسین کی جانبِ کربلا روانگی

حج کازمانہ ہے دنیا کے دوردراز حصوں سے لاکھوں مسلمان وطن چھوڑ کر عزیزوں سے منہ

---

[1]...الکامل فی التاریخ، 3/ 397ملخصاً

موڑ کر اپنے رب کے گھر کی زیارت کرنے آئے ہیں مگر امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے مقدس چہرے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کسی خاص وجہ سے اس مجمع میں شریک نہیں رہ سکتے اور اگر کسی وقت حاجیوں کے ہجوم کی طرف حسرت سے دیکھتے اور حجِ نفل کے فوت ہونے پراظہارافسوس بھی کرتے ہیں تو تقدیر زبانِ حال سے کہہ اٹھتی ہے کہ حسین! تم غمگین نہ ہو! حاجی اگر زمزم کاپانی پئیں گے توتمہیں تین دن پیاسارکھ کر شربتِ دیدار پلایا جائے گا کہ پیو تو خوب سیراب ہو کر پیو،حاجی بقرہ عید کی دسویں کو مکہ میں جانوروں کی قربانیاں کریں گے تو تم محرم کی دسویں کوکربلا کے میدان میں اپنی گودمیں پلنے والوں کو اور خود کو اللہ پاک کی راہ میں قربان کرو گے۔ امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے بقرہ عید کی آٹھویں تاریخ کو کوفے کاقصد فرمالیا،راستے میں کئی صحابۂ کرام ملے جنہوں نے آپ کو کوفہ جانے

سے روکا لیکن آپ نے انکار کر دیا اور فرمایا:”میں نے نبئ کریم صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وسلَّمکوخواب میں دیکھا ہے اور مجھے ایک حکم دیا گیا ہے لہذا میں اس کی تعمیل کروں گا،سرجائے یا رہے۔“پوچھا: وہ خواب کیا ہے؟ فرمایا: جب تک زندہ ہوں کسی سے نہ کہوں گا ۔ یہ فرما کر روانہ ہوگئے ۔[1]

ابنِ زیاد کی جانب سے ناکہ بندی

اِدھرسیدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مکہ سے روانہ ہوئے ،اُدھر ابنِ زیاد بدنہاد، بانئ فسادکو جب یہ خبر پہنچی تواس نے ہر طرف فوج سے ناکہ بندیاں کرادیں اور قیامت تک مسلمانوں کے دلوں کوزخمی کرنے اور کلیجوں میں زخم ڈالنے کی بنیاد ڈال دی۔ امام مظلوم،سیدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے قیس بن مسہرکواپنی تشریف آوری کی اطلاع دینے کوفے بھیجا تو بدبخت ابنِ زیاد نے حکم دیا کہ قیس بن

[1]...الکامل فی التاریخ، 3/402ملخصاً

مسہرکوچھت سے گرا کر شہید کردیا جائے ۔[2]

امام مسلم کی شہادت کی خبر

پھر جب یہ قافلہ اوربڑھا توابنِ اشعث کا بھیجا ہواآدمی ملا،اس سے حضرت مسلم کی شہادت کی خبر معلوم ہونے پر بعض ساتھیوں نے امامِ حسین کوقسم دی کہ واپس چلیں لیکن امام مسلم شہید کے عزیزوں نے کہا: ہم کسی صورت واپس نہیں جائیں گےیا تو ہم خونِ ناحق کابدلہ لیں گےیا پھر ہم بھی شہید ہو جائیں گے۔امامِ حسین نے لوگوں سے ارشاد فرمایا کہ کوفیوں نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا ہے اب جس کا دل چاہے وہ واپس جاسکتا ہے ہمیں بُرا نہیں لگے گا حالات دیکھ کر اور امامِ حسین کا اعلا ن سُن کر سوائے چند لوگوں کے جو مکہ سے ساتھ آئے تھے باقی سب اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے پھر ایک

---

[2]...الکامل فی التاریخ، 3/402 ملخصاً

عربی ملے،عرض کی کہ آپ کو قسم ہے واپس چلے جائیں فرمایا: جو خدا چاہتا ہے ہوکر رہتا ہے۔ (1)

کربلا اور آزمائشیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یہاں یہ بات یاد رکھئے کہ اللہ پاک بےنیاز ہے اس کی شان بلندو بالا ہے، اس کی قدرت میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اپنی مخلوق کو آزمائش میں ڈال کر ان کے درجات بلند کرتا ہے تو کبھی اس آزمائش کو ان کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے، کبھی آزمائش کسی کے گناہوں کی سزا بنتی ہے تو کبھی آزمائش رب کی بارگاہ میں مزید سربلندی کا سبب بنتی ہے۔ جب وہ کسی کو آزماتا ہے تو مختلف طریقوں سے اس کا امتحان لیتا ہے، کسی کو مال و دولت دے کر آزماتا ہے تو کسی سے مال لے کر آزماتا ہے۔ کسی کو بھوک کےذریعے آزماتا ہے تو کسی کو پیاس کے ذریعے *آزماتا ہے۔ وہ کسی کو اولاد دے کر آزماتا ہے تو کبھی* کسی سے *اولاد لے کر آزماتا ہے۔* الغرض! اس کی آزمائش

---

[1] ...الکامل فی التاریخ، 3/404ملخصاً

کا اپنا رنگ ہے، ہمیں صبر و شکر کا حکم دیا گیا ہے، ہم جب حضرت امامِ حسین کی زندگی پر نظر ڈالتی ہیں تو آپ کی ذات ہمیں استقامت کا پہاڑ نظر آتی ہے کہ آپ کو ایک ہی وقت میں کئی آزمائشوں کا سامنا رہا جس کی واضح مثال میدانِ کربلا ہے کہ جہا ں آپ کو جان کے ذریعے بھی آ زمایا گیا ، اولاد کے ذریعے بھی آزمایا گیا ،بھوک و پیاس کے ذریعے بھی آزمایا گیا الغرض! کئی طرح سے آزمایا گیا مگر قربان جائیے آپ کی عظمت وشان پر کہ آپ ہر امتحان میں پورے اُترے۔

آزمائشوں پر آزمائشیں

سب سے پہلے امامِ حسین کو دین کی خاطر اپنا پیارا وطن وہ بھی مدینہ جیسا مقدس شہر چھوڑنا پڑا۔ ایامِ حج کے دوران جب پوری دنیا سے حاجی مکے کی جانب آ رہے تھے اس عالَم میں آ پ بوجھل قدموں کے ساتھ مکہ چھوڑ کر کوفہ کی جانب روانہ ہوئے، امام مسلم کو کوفہ میں اپنا نائب بنا کر تحقیق کے لئے بھیجا تو یزیدیوں نے انہیں بےدردی و بے رحمی سے شہید کر دیا، حضرت مسلم کے بعد امامِ حسین نے اپنے بعض اور

ساتھیوں کو حقیقت کی چھان بین کیلئے کوفہ بھیجا تو انہیں بھی ابنِ زیاد بدنہاد نے شہید کر دیا۔امامِ حسین جب سفر میں تھے اور کوفہ کی جانب جا رہے تھے اسی دوران آپ کو اپنے ساتھیوں بالخصوص حضرت مسلم بن عقیل کی شہادت کی خبر ملی، اس ہولناک خبر سے خاندانِ نبوت کو جو دکھ، غم اوراذیت وتکلیف پہنچی ہوگی اسے لفظوں میں بیان نہیں کیا سکتا۔اس کے بعد آزمائشوں کا سفر جاری رہا، دل چیر دینے والی خبریں موصول ہوتی رہیں آخرِ کار میدانِ کربلا میں جا کر خیمے لگا دئیے گئے، اتمامِ حجّت کے لئے امامِ حسین نے خطبات بھی دئیے لیکن یزیدی بدبخت، اقتدار کے بھوکے، دنیاوی مال و دولت کے لالچی تھے ان بدبختوں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ کے پاک گھرانے پرظُلم و سِتم کی آندھیاں چلائیں اور اُن پر مصیبتوں کے پہاڑ توڑے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ کس طرح امام حسین اور ان کے ساتھیوں کا آزمائشوں بھرا سفر شروع ہوا اور کس انداز پر جاکر ختم ہوا ، یہ واقعات سن کر ہر آنکھ

اشکوں میں ڈوب جاتی ہے، باپ کے سامنے اس کے بیٹوں کو شہید کر دیا جانا یہ کتنی بڑی آزمائش ہے یہ صرف وہی سمجھ سکتا ہے جس پر گزرتی ہے اس غم اور کیفیت کو لفظو ں کی لڑی میں پرویا نہیں جا سکتا ، اپنے کندھے پر اپنوں کی لاشیں اٹھا کر لانا کوئی آسان کام نہیں ہے،آج ہم غور کریں کہ تھوڑی سی مصیبت آ جائے ہم شکوہ شکایات کا انبار لگا دیتی ہیں، چیختی ہیں چلاتی ہیں اور رُونے دھونے کرنے کے ساتھ ساتھ آسمان سر پر اٹھا لیتی ہیں، اگر گھر میں کسی کا 60 سال کی عمر میں بھی انتقال ہو جائے تب بھی چیخ و پکار ختم نہیں ہوتی۔یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ ہم پر کیسی ہی مصیبتوں کےپہاڑ ٹوٹ پڑیں، ہم کیسے ہی آزمائشوں کے امتحانات سے گزر جائیں مگر ہماری یہ تکلیفیں اور پریشانیاں حضرت امامِ عالی مقام، امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اور ان کے ساتھیوں کی آزمائشوں اور تکالیف کے آگے کچھ بھی نہیں ہیں۔ میدانِ کربلا میں امامِ حسین اور

آپ کے عالیشان خاندان کا طـرزِ عمـل ہمیں یہ درس دے رہا ہے کہ کچھ بھی ہو جـائے، کتنـا ہی بـڑا غم آ جـائے، کیسے ہی ظلم کے پہـاڑ ٹـوٹ پـڑیں مگـر ہمیں صـبر و شـکر کـا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے۔

یاد رکھئے! مصـیبتیں،پریشـانیاں اور بیماریـاں ہمـاری زندگی کا حصہ ہیں،لہٰذاان پر گھبرانا،چیخنا چلانا، شکوے شکایات کے اَنبار لگانا اور بِلاضرورت کسی پر اِظہـار کرنـا ہرگز عقلمندوں کا طریقہ نہیں،ایسے مواقـع پـر اللہ پـاک کی رضا پر راضی رہ کـر اور صـبر کـا دامن مضـبوطی سے تھام کر اس کے بدلے میں ملنے والے فضائل اور ثواب پـر نظر رکھنی چاہئےکہ یہی اللہ والوں کا ہمیشہ سے طریقہ رہا ہے جیسا کہ

نعمتوں کا نزول

ایک بار امیرالمؤمنین حضرت عمر فـاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُنے ارشاد فرمایا:جب میں کسی مصیبت میں مبتلا ہوتـا ہـوں تـو اس وقت بھی مجھ پـر اللہ پـاک کی ان چـار نعمتوں کا نزول ہوتاہے: (1)اس مصیبت کے سبب فی الوقت

میں گناہ میں مبتلا نہیں ہوتا۔(2)اس مصیبت کے وقت مجھ پر اس سے بڑی کوئی مصیبت نازل نہیں ہوتی۔(3)اس مصیبت کے وقت میں اس پر راضی ہوتا ہوں۔(4)اس مصیبت کے وقت مجھے اس پر ثواب کی اُمید ہوتی ہے۔[1] اس کے علاوہ کئی احادیثِ مبارَکہ میں بھی مصیبتوں،پریشانیوں اور بیماریوں پر **صبرکے فضائل** کو بیان کیا گیا ہے۔آئیے!صبر کا ذہن بنانے کے لئے4 یار کی نسبت سے4فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّمَ سنتی ہیں چنانچہ

مصیبتوں پر صبر کے فضائل پر مشتمل 4فرامینِ مُصْطَفٰے

(1)ارشادفرمایا:اللہ پاک جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے مصیبت میں مبتلا فرمادیتا ہے ۔[2]

(2)ارشادفرمایا:بندے کو اپنی دِینداری کے اعتبار سے مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے، اگر وہ دِین میں سخت ہوتا ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر وہ اپنے دِین میں کمزور ہوتا ہے تو اللہ کریم اس کی

[1]...فیض القدیر،2/169،تحت الحدیث:1506
[2]...بخاری،4/4،حدیث:5645

دِینداری کے مطابق اسے آزماتا ہے۔بندہ مصیبت میں مبتلاہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس دنیا ہی میں اس کے **سارے گناہ بخش** دئیے جاتے ہیں۔[1]

(3)ارشادفرمایا:جب اللہ پاک کسی بندے سے محبت فرماتا ہے یا اسے اپنا دوست بنانے کا اِرادہ فرماتا ہے تو اس پر آزمائشوں کی با رش فرمادیتا ہے، پھر جب وہ بندہ اپنے ربّ کو پکار تا ہے:اے میرے ربِّ کریم! تو اللہ پاک فرماتا ہے:میرے بندے تُو جو کچھ مجھ سے مانگے گا میں تجھے عطا فرماؤں گا یا تو جلد ہی تجھے دے دوں گا یا پھر اسے تیری آخرت کیلئے ذخیرہ کردوں گا۔[2]

(4)ارشاد فرمایا:جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اُس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا تو اللہ پاک پر حق ہے کہ اس کی مغفِرت فرما دے۔[3]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! شکوے شکایات کرنےاور بے صبری کرنے سے مصیبت تو جانے سے رہی ،اُلٹا صَبْر کے ذَرِیعے ہاتھ آنے والا عظیمُ الشّان

1...ابن ماجہ، 4/ 369، حدیث:4023

2...الترغیب والترہیب ،4/135، حدیث:5225

3...مجمع الزوائد، 10/450، حدیث:17872

ثواب ضائِع ہو جاتا ہے جو کہ بذاتِ خود ایک بَہُت بڑی مصیبت ہے۔لہٰذا مصیبت چاہے بڑی ہو یا چھوٹی، ہمیں چاہئے کہ ہم صبر کا دامن مضبوطی سے تھامے رہیں اور ایسے طریقے اختیار کریں کہ جن کی برکت سے بے صبری سے ہماری جان چھوٹ جائے، ہم مصیبتوں کا مقابلہ کرنے میں کامیاب ہوجائیں اور ہمارا شمار بھی مصیبت پر صبر و شکر کرنے والی خوش نصیبوں میں ہونے لگ جائے۔مصیبتوں پر صبرکا ذہن بنانے کے لئے چند طریقے پیشِ خدمت ہیں،آئیے!اِنہیں توجہ کے ساتھ سُن کران پر عمل کی نیت کرتی ہیں:

مصیبتوں پر صبرکا ذہن بنانے کے چند طریقے

(1)جب بھی کوئی مصیبت و پریشانی آجائے ہمیں گھبراکر ربِّ کریم کی بارگاہِ بےکس پناہ میں کثرت سے توبہ و اِستِغفار کرنا چاہئے۔

(2)رحمتِ عالم،نورِ مُجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ، آپ کے اصحاب و اہلِ بیتِ کرام بالخصوص جانثارانِ کربلا پر

ڈھائے جانے والے مظالم اور آزمائشوں کو یاد کرنا بھی مصیبتوں پر صبر کا ذہن بنانے میں بے حد مفید ہے۔

(3)مصیبت پرصَبْر کا ذِہن بنانے کے لئے اپنے سے بڑھ کر مصیبت زدہ کے بارے میں غور کیا جائےکہ فلاں کے مقابلے میں میری تکلیف بہت کم ہے،یوں اپنی مصیبت ہلکی محسوس ہوگی اور صَبْر کرنا آسان ہوجائےگا۔

(4)مصیبت پر صَبْر کو آسان بنانے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس طرح اپنا ذِہن بنایاجائے کہ یہ مصیبت عارِضی اور جلد ختم ہوجا نے والی ہے مگر صَبْر کی صورت میں ملنے والا اجر وثواب کبھی خَتم نہ ہو گا۔لہذا صَبْر ہی میں بھلائی ہے ۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

نذر و نیاز کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو ! اَلْحَمْدُللہ !دعوتِ اسلامی جس طرح مسلمانوں میں نماز،تلاوت،نوافل اور اعتکاف کا ذوق و شوق بیدار کرتی ہے، اسی طرح انہیں اللہ

والوں کےدن منانے کا طریقہ سکھانا بھی اس دینی تحریک کا شاندار کارنامہ ہے۔

ہر ماہ کئی بزرگانِ دین کے عرس کے ایام آتے ہیں، ان کے لیے فاتحہ اور ایصالِ ثواب کرنا چاہیے کہ اس کے بہت فوائد ہیں، زیادہ نہ سہی تو گھر میں پکنے والے کھانے پر ہی فاتحہ پڑھ کر اس کا ثواب بالخصوص اپنے مرحومین اور اولیائے کرام سمیت پوری امت کو بھیجنا چاہیے۔ ہمارے خاندان کے کئی ایسے افراد ہوں گے جو انتقال کر گئے ہوں گے، ہمیں انہیں بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہئے اور ان کے لیے بھی ایصالِ ثواب کرتے رہنا چاہیے۔لہذا یہ ذہن بنائیں کہ ممکن ہوا تو روزانہ ورنہ کچھ دن بعد ضرور بالضرور ایصالِ ثواب کا یہ عمل کیا کریں گی۔ فی زمانہ محرم الحرام کے با برکت مہینے میں اور خاص کر 10 محرم الحرام کے دن جو لوگ ٹھنڈے مشروبات اور کھچڑے پر امامِ حُسینرَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی فاتحہ دلاتے، نیازکرتے،کھانا کھلاتے اور گھروں میں تقسیم کرتے ہیں یہ جائز ومستحب(یعنی اچھا) اور نیکیوں بھرا کام ہے جیساکہ

نیاز کس چیز پر دلوائیں؟

حضرتِ علامہ مولانامفتی محمدامجدعلی اعظمیرَحْمَۃُ اللّٰہِ

عَلَیْہِ فرماتے ہیں:ماہِ محرم میں دس دنوں تک خصوصاً دسویں کوحضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ ودیگر شہدائے کربلا کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں، کوئی شربت پرفاتحہ دلاتا ہے،کوئی شیربرنج(چاولوں کی کھیر) پر، کوئی مٹھائی پر، کوئی روٹی گوشت پر،جس پرچاہوفاتحہ دلاؤجائز ہے،ان کو جس طرح ایصالِ ثواب کرو مَندوب(اچھا عمل) ہے۔ بہت سے پانی اور شربت کی سبیل لگادیتے ہیں، جاڑوں(سردیوں)میں چائے پلاتے ہیں،کوئی کھچڑا پکواتا ہے جو کارِخیر کرو اور ثوا ب پہنچاؤ ہوسکتا ہے،ان سب کو ناجائز نہیں کہاجاسکتا۔بعض جاہلوں میں مشہور ہےکہ محرم میں سوائے شہدائے کربلا کےدوسروں کی فاتحہ نہ دلائی جائے،ان کا یہ خیال غلط ہے،جس طرح دوسرے دنوں میں سب کی فاتحہ ہوسکتی ہے،ان دنوں میں بھی ہوسکتی ہے۔[1]

مؤمنین کے لئے دعائے مغفرت کرنا

اِیصالِ ثواب کرنے کا ایک طریقہ مؤمنین کیلئے دُعائے مغفرت کرنا ہے جس کا ثبوت قرآنِ کریم میں

[1]… بہارِ شریعت، حصہ16، 3/643

واضح طور پر موجود ہے،چنانچہ پارہ 28 سورۂ حشر کی آیت نمبر 10میں اللہ پاک ارشادفرماتا ہے :

تَرْجَمَۂ کنز الایمان:اور وہ جو اُن کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے ربّ ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ فرماتے ہیں:یہاں سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ صرف اپنے لئے دُعا نہ کرے،بزرگوں کے لئے بھی کرے، دوسرا یہ کہ بُزرگانِ دِین خصوصاًصحابۂ کرام و اہلِ بیت کے عُرس،ختم،نیاز فاتحہ وغیرہ یہ اعلیٰ چیزیں ہیں کہ اِن میں اُن بزرگوں کے لئے دعا ہے ۔[1]

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں ایصالِ ثواب

حضرتِ سعد بن عُبادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی والدہ کا انتقال ہوا توانہوں نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَمیں حاضر ہو کر

[1] ... تفسیر نورالعرفان،پ28،الحشر ،تحت الآیۃ :10،28/873

عرض کی: یَارَسُوْلَاللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! میری والدہ کا میری غیر موجودگی میں انتقال ہو گیا ہے ،اگر میں ان کی طرف سے کچھ صَدَقہ کروں تو کیا انہیں کوئی فائدہ پہنچ سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، عرض کی: تو میں آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو گواہ بناکر کہتا ہوں کہ میر ا باغ ان کی طرف سے صَدَقہ ہے۔(1)

حضرتِ علامہ جلالُ الدّین سُیُوطِی شافِعی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ نقل فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سات روز تک مُردوں کی طرف سے کھانا کھلایا کرتے تھے۔(2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حُسنِ سُلُوک کے رہنما اصول

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کواختتام کی طرف لاتےہوئےحُسنِ سُلوک کے بارے میں چند نِکات بیان کرنےکی سعادت حاصل کرتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:(1)فرمایا:ہر بھلائی صدقہ ہےغنی کے ساتھ ہویافقیر کےساتھ۔(3)

---

[1] … بخاری،2/241،حدیث:2762

[2] … الحاوی للفتاوی،2/223

[3] … مجمع الزوائد ،3/331، حدیث:4754

(2)فرمایا:جواللہ اورقیامت پر ایمان رکھتاہےاُسے چاہئےکہ صِلَۂ رِحمی کرے۔[1] ★قرآن و احادیث میں رشتہ داروں اور ذِوِی القُربٰی (یعنی قرابت والوں)کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنے کاحکم ہے۔[2] ★حُسن سُلوک کرنے میں والدین کا مرتبہ سب سے بڑھ کر ہے۔[3] ★حُسنِ سُلوک کی مختلف صورَتیں ہیں: ہَدِیّہ و تحفہ دینا، اگر ان کو کسی کام میں مدد دَر کار ہوتو اس کا م میں ان کی مددکرنا،انہیں سلام کرنا، ان کی ملاقات کو جانا،ان کےپاس اُٹھنا بیٹھنا،ان سےبات چیت کرنا،ان کےساتھ لطف ومہربانی سے پیش آنا۔[4] ★اِمامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: یاد رکھو! اگر تم لوگو ں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش نہ آئے تو وہ تمہارے دشمن بن جائیں گے اگرچہ تمہارے ماں باپ ہی کیوں نہ ہوں۔[5] ★اِمامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نےفرمایا: جب تم لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤکرو گے تو وہ تمہارے ماں باپ کی طرح ہو جائیں گے اگرچہ تمہارے اور ان کے

1... بخاری ،4/136، حدیث:6138
2... ردالمحتار،9/678ماخوذاً
3... ردالمحتار،9/678
4... درر الحکام فی شرح غرر الاحکام،جزء:1، ص323ماخوذاً
5... امام اعظم کی وصیتیں،ص 25

درمیان کوئی رشتہ ناطہ نہ ہو۔[6] ★اولیاءُاللہ اپنی بُرائیاں کرنے والوں بلکہ جانی دشمنی رکھنے والوں کے ساتھ بھی حُسنِ سُلوک کیا کرتے ہیں۔[2] ★حُسنِ سُلوک کرنے سے اللہپاک کی رِضا حاصل ہوتی ہے۔★حُسنِ سُلوک لوگوں کی خُوشی کا سبب ہے۔★حُسنِ سُلوک کرنے سے فرشتوں کو مَسَرّت ہو تی ہے۔★حُسنِ سُلوک کرنے سےاس شخص کی تعریف ہوتی ہے۔ ★حُسنِ سُلوک کرنے سے شیطان کو رَنج (یعنی غم)پہنچتا ہے۔★حُسنِ سُلوک کرنے سےعمربڑھتی ہے۔★حُسنِ سُلوک کرنے سے رِزْق میں برکت ہو تی ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنےکےلئےمکتبۃ المدینہ کی دوکُتُب،**بہارِشریعت** حصّہ 16(312 صفحات)120 صفحات کی کتاب"**سُنّتیں اور آداب**"امیرِاہلِ سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کےدورسالے"**101مدنی پھول**"اور "**163مدنی پھول** " قیمتاً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

[1]... امام اعظم کی وصیتیں، ص 26

[2]... غیبت کی تباہ کاریاں،ص342 ملتقطاً

[3]... تنبیہ الغافلین،ص 73ملخصاً